ذیشان ساحل

کالی چڑیا

پنجرا خالی تھا
اور تمہاری کھڑکی میں رکھا ہوا گُلدان
سفید پھولوں سے بھر چُکا تھا
کتابوں کی دکان میں
نظموں کی نئی کتاب آ چُکی تھی
اور اسٹیشن پر ٹرین
کہیں جانے کے لیے تیّار کھڑی تھی۔
پنجرا خالی تھا
اور کالی چڑیا
ٹرین کے آگے آگے اُڑ رہی تھی
ایک سُرنگ سے باہر نکلتے ہی
انجن نے چیخ ماری
میں نے کھڑکی سے باہر دیکھا
خواب میری آنکھوں میں گھر بَنا چُکے تھے
اور پنجرا خالی تھا۔